نماز

برادران اسلام! پچھلے خطبہ میں میں نے آپ کے سامنے عبادت کا اصل مطلب بیان کیا تھا، اور یہ وعدہ کیا تھا کہ اسلام میں جو عبادتیں فرض کی گئی ہیں ان کے متعلق آپ کو بتاؤنگا کہ یہ عبادتیں کس طرح آدمی کو اُس بڑی اور اصلی عبادت کے لیے تیار کرتی ہیں جسکے لیے اللہ نے جن وانس کو پیدا کیا ہے۔ اس سلسلہ میں سب سے بڑی اور سب سے اہم چیز نماز ہے، اور آج کے خطبے میں صرف اسی کے متعلق میں آپ سے کچھ بیان کرونگا۔

یہ تو آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ عبادت دراصل بندگی کو کہتے ہیں۔ اور جب آپ خدا کے بندے ہی پیدا ہوئے ہیں، تو آپ کسی وقت، کسی حال میں بھی اسکی بندگی سے آزاد نہیں ہو سکتے۔ جس طرح آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ میں اتنے گھنٹے یا اتنے منٹوں کے لیے خدا کا بندہ ہوں اور باقی وقت میں اسکا بندہ نہیں ہوں، اسی طرح آپ یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ میں اتنا وقت خدا کی عبادت میں صرف کرونگا، اور باقی اوقات میں مجھے آزادی ہے کہ جو چاہوں کروں۔ آپ تو خدا کے پیدائشی غلام ہیں۔ اس نے آپکو اپنی بندگی ہی کے لیے پیدا کیا ہے، لہٰذا آپ کی ساری زندگی اسکی عبادت میں صرف ہونی چاہیے، اور کبھی ایک لمحہ کے لیے بھی آپکو اسکی عبادت سے غافل نہ ہونا چاہیے۔

یہ بھی میں آپکو بتا چکا ہوں کہ عبادت کے معنی دنیا کے کام کاج سے الگ ہو کر ایک کونے میں بیٹھ جانے اور اللہ اللہ کرنے کے نہیں ہیں۔ بلکہ دراصل عبادت کا مطلب یہ ہے کہ اس دنیا میں آپ جو کچھ بھی کریں خدا کے قانون کے مطابق کریں۔ آپ کا سونا اور جاگنا، آپ کا کھانا اور پینا، آپ کا چلنا اور پھرنا

غرض سب کچھ خدا کے قانون کی پابندی میں ہو۔ آپ جب اپنے گھر میں بیوی بچوں، بھائی بہنوں اور عزیز رشتہ داروں کے پاس ہوں تو ان کے ساتھ اُس طرح پیش آئیں جس طرح خدا نے حکم دیا ہے۔ جب اپنے دوستوں میں ہنسیں اور بولیں، اس وقت بھی آپکو خیال رہے کہ ہم خدا کی بندگی سے آزاد نہیں ہیں جب آپ روزی کمانے کے لیے نکلیں اور لوگوں سے لین دین کریں اس وقت بھی ایک ایک بات اور ایک ایک کام میں خدا کے احکام کا خیال رکھیں، اور کبھی اُس حد سے نہ بڑھیں جو خدا نے مقرر کردی ہے۔ جب آپ رات کے اندھیرے میں ہوں اور کوئی گناہ اس طرح کر سکتے ہوں کہ دنیا میں کوئی آپ کو دیکھنے والا نہ ہو، اس وقت بھی آپ کو یاد رہے کہ خدا آپ کو دیکھ رہا ہے اور در اصل ڈر اُس کا ہونا چاہیے نہ کہ دنیا کے لوگوں کا۔ آپ جب جنگل میں تنہا جا رہے ہوں اور وہاں کوئی جرم اس طرح کر سکتے ہوں کہ کسی پولیس مین اور کسی گواہ کا کھٹکا نہ ہو، تو اس وقت بھی آپ خدا کو یاد کر کے ڈر جائیں اور جرم سے باز رہیں۔ جب آپ جھوٹ اور بے ایمانی اور ظلم سے بہت سا فائدہ حاصل کر سکتے ہوں اور کوئی آپکو روکنے والا نہ ہو، اس وقت بھی آپ خدا سے ڈریں اور اس فائدے کو اسلیے چھوڑ دیں کہ خدا اس سے ناراض ہوگا۔ اور جب سچائی اور ایمانداری میں سراسر آپ کو نقصان پہنچ رہا ہو، اس وقت بھی آپ نقصان اٹھانا قبول کرلیں، صرف اسلیے کہ خدا اس سے خوش ہوگا۔ پس دنیا کو چھوڑ کر کونوں اور گوشوں میں جا بیٹھنا اور تسبیح ہلانا عبادت نہیں ہے، بلکہ دنیا کے دھندوں میں پھنس کر خدا کے قانون کی پابندی کرنا عبادت ہے۔ ذکر الٰہی کا مطلب یہ نہیں ہے کہ زبان پر اللہ اللہ جاری ہو، بلکہ اصلی ذکر الٰہی یہ ہے کہ دنیا کے جھگڑوں اور بکھیڑوں میں پھنس جاؤ اور اس ہنگامے میں خدا کو یاد رکھو۔ جو چیزیں خدا سے غافل کرنے والی ہیں، ان میں پھنسو اور پھر خدا سے غافل نہ ہو۔ دنیا کی زندگی میں جہاں خدائی قانون کو توڑنے کے بے شمار مواقع بڑے بڑے فائدوں کا لالچ اور نقصان کا خوف لیے ہوئے آتے ہیں وہاں خدا کو یاد کرو اور اسکے قانون کی پیروی پر قائم رہو۔ یہ ہے اصلی یادِ خدا۔ اس کا نام ہے ذکر الٰہی اور اسی

ذکر کی طرف قرآن مجید میں اشارہ کیا گیا ہے کہ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ یعنی "جب نماز ختم ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ، خدا کے فضل، یعنی رزق حلال کی تلاش میں دوڑ دھوپ کرو، اور اس دوڑ دھوپ میں خدا کو کثرت سے یاد کرو تاکہ تمہیں فلاح نصیب ہو"

عبادت کا یہ مطلب ذہن میں رکھیے اور غور کیجیے کہ اتنی بڑی عبادت انجام دینے کے لیے کن چیزوں کی ضرورت ہے، اور نماز کس طرح وہ سب چیزیں انسان میں پیدا کرتی ہے۔

سب سے پہلے تو اس بات کی ضرورت ہے، کہ آپکو بار بار یہ یاد دلایا جاتا رہے کہ آپ خدا کے بندے ہیں، اور اسی کی بندگی آپ کو ہر وقت ہر کام میں کرنی ہے۔ یہ یاد دلانے کی ضرورت اسلیے ہے کہ ایک شیطان آدمی کے نفس میں بیٹھا ہوا ہے جو ہر وقت کہتا رہتا ہے کہ تو میرا بندہ ہے۔ اور لاکھوں کروڑوں شیطان ہر طرف دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں، اور ان میں سے ہر شیطان یہی کہہ رہا ہے کہ تو میرا بندہ ہے۔ ان شیطانوں کا طلسم اس وقت تک نہیں ٹوٹ سکتا جب تک انسان کو دن میں کئی کئی بار یہ یاد نہ دلایا جائے کہ تو کسی کا بندہ نہیں، صرف خدا کا بندہ ہے۔ یہی کام نماز کرتی ہے صبح اٹھتے ہی سب کاموں سے پہلے وہ آپ کو یہی بات یاد دلاتی ہے۔ پھر جب آپ دن کو اپنے کام کاج میں مشغول ہوتے ہیں اس وقت پھر تین مرتبہ اسی یاد کو تازہ کرتی ہے، اور جب آپ رات کو سونے کے لیے جاتے ہیں تو آخری بار پھر اسی کا اعادہ کرتی ہے۔ یہ نماز کا پہلا فائدہ ہے۔ اور قرآن میں اسی بنا پر نماز کو ذکر سے تعبیر کیا گیا ہے، یعنی یہ خدا کی یاد ہے۔

پھر چونکہ آپ کو اس زندگی میں ہر ہر قدم پر خدا کے احکام بجا لانے ہیں، اسلیے یہ بھی ضروری ہے کہ آپ میں فرض شناسی کا مادّہ پیدا ہو، اور اس کے ساتھ فرض کو مستعدی سے انجام دینے کی عادت بھی ہو۔ جو شخص یہ جانتا ہی نہ ہو کہ فرض کے معنی کیا ہیں، وہ تو کبھی احکام کی اطاعت کر ہی

نہیں سکتا - اور جو شخص فرض کے معنی تو جانتا ہو، مگر اسکی تربیت اتنی خراب ہو کہ فرض کو فرض جاننے کے باوجود اسے ادا کرنے کی پروا نہ کرے، اس سے کبھی یہ امید نہیں کی جا سکتی کہ رات دن کے چوبیس گھنٹوں میں جو ہزاروں احکام اسے دیے جائینگے ان کو وہ مستعدی کے ساتھ انجام دیگا۔

جن لوگوں کو فوج یا پولیس میں ملازمت کرنیکا اتفاق ہوا ہے وہ جانتے ہیں کہ ان دونوں ملازمتوں میں ڈیوٹی کو سمجھنے اور اسے ادا کرنے کی مشق کس طرح کرائی جاتی ہے - رات دن میں کئی کئی بار بگل بجایا جاتا ہے - سپاہیوں کو ایک جگہ حاضر ہونے کا حکم دیا جاتا ہے - ان سے قواعد کرائی جاتی ہے - یہ سب اسلیے کہ ان کو حکم بجالانے کی عادت ہو، اور ان میں سے جو لوگ ایسے سست اور نالائق ہوں کہ بگل کی آواز سن کر بھی گھر بیٹھے رہیں، یا قواعد میں حکم کے مطابق حرکت نہ کریں، انہیں پہلے ہی ناکارہ سمجھ کر ملازمت سے الگ کر دیا جائے - بس اسی طرح نماز بھی دن میں پانچ وقت بگل بجاتی ہے تاکہ اللہ کے سپاہی اسکو سُن کر ہر طرف سے دوڑے چلے آئیں اور ثابت کریں کہ وہ اللہ کے احکام کو ماننے کے لیے مستعد ہیں - جو مسلمان اس بگل کو سن کر بھی بیٹھا رہتا ہے اور اپنی جگہ سے نہیں ہلتا وہ دراصل یہ ثابت کرتا ہے کہ وہ یا تو فرض کو پہچانتا ہی نہیں، یا اگر پہچانتا ہے تو وہ اتنا نالائق اور ناکارہ ہے کہ خدا کی فوج میں رہنے کے قابل نہیں -

اسی بنا پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو لوگ اذان کی آواز سن کر اپنے گھروں سے نہیں نکلتے، میرا جی چاہتا ہے کہ جا کر ان کے گھروں میں آگ لگا دوں - اور یہی وجہ ہے کہ حدیث میں نماز پڑھنے کو کفر اور اسلام کے درمیان وجہ تمیز قرار دیا گیا ہے - عہدِ رسالت اور عہدِ صحابہ میں کوئی ایسا شخص مسلمان ہی نہ سمجھا جاتا تھا جو نماز کے لیے جماعت میں حاضر نہ ہوتا ہو - حتیٰ کہ منافقین بھی، جنہیں اس امر کی ضرورت ہوتی تھی کہ انکو مسلمان سمجھا جائے، اس امر پر مجبور ہوتے تھے کہ نماز باجماعت میں شریک ہوں، چنانچہ قرآن میں جس چیز پر منافقین کو ملامت کی گئی ہے وہ یہ نہیں ہے کہ

وہ نماز نہیں پڑھتے، بلکہ یہ ہے کہ وہ بادل ناخواستہ نہایت بددلی کے ساتھ نماز کے لیے اٹھتے ہیں۔ وَاِذَا قَامُوْا اِلَی الصَّلٰوۃِ قَامُوْا کُسَالٰی۔

اس سے معلوم ہوا کہ اسلام میں کسی ایسے شخص کے مسلمان سمجھے جانے کی گنجائش نہیں ہے جو نماز نہ پڑھتا ہو۔ اسلیے کہ اسلام محض ایک اعتقادی چیز نہیں، بلکہ ایک عملی چیز ہے، اور عملی چیز بھی ایسی کہ زندگی میں ہر وقت ہر لمحہ ایک مسلمان کو اسلام پر عمل کرنے اور کفر و فسق سے لڑنے کی ضرورت ہے۔ ایسی زبردست عملی زندگی کے لیے لازم ہے کہ مسلمان خدا کے احکام بجالانے کے لیے ہر وقت مستعد ہو۔ جو شخص اس قسم کی مستعدی نہیں رکھتا وہ اسلام کے لیے قطعاً ناکارہ ہے۔ اسی لیے دن میں پانچ وقت نماز فرض کی گئی ہے تاکہ جو لوگ مسلمان ہونے کے مدعی ہیں ان کا بار بار امتحان لیا جاتا رہے کہ وہ فی الواقع مسلمان ہیں یا نہیں اور فی الواقع اس عملی زندگی میں خدا کے احکام بجالانے کے لیے مستعد ہیں یا نہیں۔ اگر وہ خدائی پریڈ کا بگل سن کر جنبش نہیں کرتے تو صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ اسلام کی عملی زندگی کے لیے تیار نہیں ہیں۔ اسکے بعد ان کا خدا کو ماننا اور رسول کو ماننا محض بے معنی ہے۔ اسی بنا پر قرآن میں ارشاد ہے کہ انھا لکبیرۃ الا علی الخاشعین۔ یعنی جو لوگ خدا کی اطاعت و بندگی کے لیے تیار نہیں ہیں، صرف انہی پر نماز گراں گزرتی ہے، اور جس پر نماز گراں گزرے وہ خود اس بات کا ثبوت پیش کرتا ہے کہ وہ خدا کی بندگی و اطاعت کے لیے تیار نہیں ہے۔

تیسری چیز خدا کا خوف ہے جسکے ہر آن دل میں تازہ رہنے کی ضرورت ہے۔ مسلمان اسلام کے مطابق عمل ہی نہیں کر سکتا جب تک اسے یہ یقین نہ ہو کہ خدا ہر وقت ہر جگہ اسے دیکھ رہا ہے، اسکی ہر ہر حرکت کا خدا کو علم ہے، خدا اندھیرے میں بھی اس کو دیکھتا ہے، خدا تنہائی میں بھی اس کے ساتھ ہے، تمام دنیا سے چھپ جانا ممکن ہے، مگر خدا سے چھپنا ممکن نہیں، تمام دنیا کی سزاؤں سے

آدمی بچ سکتا ہے، مگر خدا کی سزا سے بچنا غیر ممکن ہے یہی یقین آدمی کو خدا کے احکام کی خلاف ورزی سے روکتا ہے۔ اسی یقین کے زور سے وہ حلال اور حرام کی ان حدود کا لحاظ رکھنے پر مجبور ہوتا ہے جو اللہ نے زندگی کے معاملات میں قائم کی ہیں۔ اگر یہ یقین کمزور ہو جائے تو مسلمان صحیح معنوں میں مسلمان کی طرح زندگی بسر کر ہی نہیں سکتا۔ اسی لیے اللہ نے دن میں پانچ وقت نماز فرض کی ہے، تاکہ وہ اس یقین کو دل میں بار بار مضبوط کرتی رہے۔ چنانچہ قرآن میں خود اللہ ہی نے نماز کی اس مصلحت کو بیان کر دیا ہے کہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ "یعنی نماز وہ چیز ہے جو انسان کو بدی اور بے حیائی سے روکتی ہے"۔ اس کی وجہ آپ غور کر کے خود سمجھ سکتے ہیں۔ مثلاً آپ نماز کے لیے پاک ہو کر اور وضو کر کے آتے ہیں۔ اگر آپ ناپاک ہوں اور غسل کیے بغیر آجائیں، یا آپ کے کپڑے ناپاک ہوں اور انہی کو پہنے ہوئے آجائیں، یا آپ کو وضو نہ ہو اور آپ کہدیں کہ میں وضو کر کے آیا ہوں، تو دنیا میں کون آپ کو پکڑ سکتا ہے؟ لیکن آپ ایسا نہیں کرتے۔ کیوں؟ اسلیے کہ آپ کو یقین ہے کہ خدا سے یہ گناہ نہیں چھپ سکتا۔ اسی طرح نماز میں جو چیزیں آہستہ پڑھی جاتی ہیں اگر ان کو آپ نہ پڑھیں تو کسی کو بھی اسکی خبر نہیں ہو سکتی۔ مگر آپ کبھی ایسا نہیں کرتے۔ یہ کس لیے؟ اسی لیے کہ آپ کو یقین ہے کہ خدا سب کچھ سن رہا ہے اور آپ کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ اسی طرح آپ جنگل میں بھی نماز پڑھتے ہیں، رات کے اندھیرے میں بھی نماز پڑھتے ہیں، اپنے گھر میں جب تنہا ہوتے ہیں اُس وقت بھی نماز پڑھتے ہیں، حالانکہ کوئی آپ کو دیکھنے والا نہیں ہوتا اور کسی کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ آپ نے نماز نہیں پڑھی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ یہی کہ آپ چھپ کر بھی خدا کے حکم کی خلاف ورزی کرنے سے ڈرتے ہیں، اور آپ کو یقین ہے کہ خدا سے کسی جرم کو چھپانا ممکن نہیں۔ اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ نماز کس طرح خدا کا خوف اور اسکے حاضر و ناظر اور علیم و خبیر ہونے کا یقین آدمی کے دل میں بٹھاتی اور تازہ کرتی رہتی ہے۔ رات دن کے چوبیس گھنٹوں میں آپ ہر وقت خدا کی عبادت

اور بندگی کیسے کر سکتے ہیں جب تک کہ یہ خوف اور یہ یقین آپ کے دل میں تازہ نہ ہوتا رہے۔ اگر اس چیز سے آپ کا دل خالی ہو تو کیونکر ممکن ہے کہ رات دن جو ہزاروں معاملات آپ کو دنیا میں پیش آتے ہیں، ان میں آپ خدا سے ڈر کر نیکی پر قائم رہینگے اور بدی سے بچینگے؟

چوتھی چیز جو عبادت الٰہی کے لیے نہایت ضروری ہے، وہ یہ ہے کہ آپ خدا کے قانون سے واقف ہوں، اسلیے کہ اگر آپ کو قانون کا علم ہی نہ ہو تو آپ اسکی پابندی کیسے کر سکتے ہیں؟ یہ کام بھی نماز انجام دیتی ہے۔ نماز میں قرآن جو پڑھا جاتا ہے، یہ اسی لیے ہے کہ روزانہ آپ خدا کے احکام اور اسکے قانون سے واقف ہوتے رہیں۔ جمعہ کا خطبہ بھی اسی لیے ہے کہ آپ کو اسلام کی تعلیم سے واقفیت ہو۔ نماز باجماعت اور جمعہ سے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ عالم اور عامی بار بار ایک جگہ جمع ہوتے رہیں، اور لوگوں کو ہمیشہ خدا کے احکام سے واقف ہونے کا موقع ملتا رہے۔ اب یہ آپ کی بدقسمتی ہے کہ آپ نماز میں جو کچھ پڑھتے ہیں اس سے واقف ہونے کی کوشش نہیں کرتے۔ آپ کو جمعہ کے خطبے بھی ایسے سنائے جاتے ہیں جن سے آپ کو اسلام کا کوئی علم حاصل نہیں ہوتا۔ اور نماز کی جماعتوں میں آکر نہ آپ کے عالم اپنے جاہل بھائیوں کو کچھ سکھاتے ہیں اور نہ جاہل اپنے عالم بھائیوں سے کچھ پوچھتے ہیں۔ نماز تو آپ کو ان سب فائدوں کا موقع دیتی ہے۔ آپ خود فائدہ نہ اٹھائیں تو نماز کا کیا قصور؟

پانچویں چیز یہ ہے کہ ہر مسلمان زندگی کے اس ہنگامہ میں اکیلا نہ ہو، بلکہ سب مسلمان مل کر ایک مضبوط جماعت بنیں اور خدا کی عبادت، یعنی اس کے احکام کی پابندی کرنے اور اس کے قانون پر عمل کرنے، اور اس کے قانون کو دنیا میں جاری کرنے کے لیے ایک دوسرے کی مدد کریں۔ آپ جانتے ہیں کہ اس زندگی میں ایک طرف مسلمان، یعنی خدا کے فرمانبردار بندے ہیں، اور دوسری طرف کفار یعنی خدا کے باغی بندے ہیں۔ رات دن فرمانبرداری اور بغاوت کے

درمیان کشمکش برپا ہے۔ باغی خدا کے قانون کو توڑتے ہیں، اور اس کے خلاف دنیا میں شیطانی قوانین کو جاری کرتے ہیں۔ ان کے مقابلے میں اگر ایک ایک مسلمان تنہا ہو تو کامیاب نہیں ہوسکتا۔ ضرورت اس کی ہے کہ خدا کے فرمانبردار بندے مل کر اجتماعی طاقت سے بغاوت کا مقابلہ کریں اور خدا کے قانون کو نافذ کریں۔ یہ اجتماعی طاقت پیدا کرنے والی چیز، تمام چیزوں سے بڑھ کر نماز ہے۔ پانچ وقت کی جماعت، پھر جمعہ کا بڑا اجتماع، پھر عیدین کے اجتماع، یہ سب مل کر مسلمانوں کو ایک مضبوط دیوار کی طرح بنا دیتے ہیں اور ان میں وہ یک جہتی اور عملی اتحاد پیدا کرتے ہیں جو روز مرہ کی عملی زندگی میں مسلمانوں کو ایک دوسرے کا مددگار بنانے کے لیے ضروری ہے۔